مولانا ابوالمعز حقانی *

# چند اکابر کی جدائی

(۱) محقق دوراں حضرت مولانا محمد نافعؒ فاضل دیوبند

(۲) حضرت مولانا محمد عثمان صاحبؒ (۳) حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

## محقق دوراں حضرت مولانا محمد نافعؒ فاضل دیوبند

علمی وروحانی اور قلمی وتحقیقی دنیا کو پے درپے سانحات کا سامنا ہے، تسلسل کے ساتھ جبال العلم مشائخ وقت ایک ایک کر کے رخصت ہو رہے ہیں جس سے گلستان علم وعمل کی رونقیں متاثر ہو رہی ہیں۔ قلم ششدرہ و حیرت زدہ ہے کہ کس کس عظیم شخصیت کی رحلت پر حسرت وافسوس اور تعزیت پیش کریں۔

چمن کے تخت پر جس دم شہہ گل کا تجمل تھا ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا اک غل تھا
جب آئے دن خزاں کے کچھ نہ تھا جز و خوار گلشن میں بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

سال گزشتہ کے آخر میں ۳۰/ دسمبر ۲۰۱۴ء کو ہم ایک عظیم محقق ومصنف، دارالعلوم دیوبند کے مایہ ناز فاضل، جامعہ محمدی شریف جھنگ کے منتظم، اور ایک طویل عرصہ تک علمی روشنی بکھیرنے والی شخصیت حضرت مولانا محمد نافعؒ سے محروم ہوگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ

پاکستان میں تقسیم ہند سے قبل دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے والے فضلائے عظام جماعت کے اب دو چار ہی لعل و جواہر (اکابر) رہ گئے۔ موجودہ نازک حالات میں ایسے ہی اکابر ہمارے لئے مشعل راہ ونمونہ ہیں، تصنیف وتالیف کی دنیا میں مولانا مرحوم کا نام ہی ثقاہت کا نشان سمجھا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنے قلم کو عظمت صحابہ کے لئے وقف کررکھا تھا۔ انہیں یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ سب سے پہلے قادیانیوں کے اخبار ''الفضل'' لاہور کے خاتم النبیین نمبر شائع شدہ ۱۹۵۲ء (جس میں عنوان کے برخلاف نبوت جاری رہنے کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔) کے رد میں قلم اٹھایا، شباب سے عالم پیری تک آپ نے مسلسل

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جدوجہد اور پورے عزم کے ساتھ اسلام کی سربلندی اور ملت اسلامیہ کی خیرخواہی میں زندگی کا ہرلمحہ صرف کیا۔ آپ سراپا خیرانسان تھے، بزدلی اور ہزیمت کا کوئی شائبہ اس عظیم انسان کی زندگی میں نظرنہیں آتا۔ آپ اقبال کے اس شعر کی تصویر تھے۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

افسوس! کہ احقر باوجود بارہا کوشش وخواہش کے ملاقات کا شرف حاصل نہ کرسکا۔ کئی دفعہ ملتان جاتے ہوئے عزم مصمم بھی کیا، لیکن عرفت ربی بفسخ العزائم موصوف کا جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق سے اچھے تعلقات استوار رہے۔

آپ کی پیدائش قصبہ محمدی شریف میں ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۵ء کو مولانا عبدالغفور بن عبدالرحمٰن بن غلام محی الدین بن خدایار بن کریم بخش بن خیر محمد بن سعداللہ بن میاں حافظ امام الدین رحمہم اللہ کے ہاں ہوئی۔ نافع وجہ تسمیہ کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ آپ کے والد ۱۹۱۴ء کو حج کی ادائیگی کیلئے تشریف لے گئے تو مکہ سے مدینہ جانے کیلئے ایک اونٹ کرائے پر لیا جس کے شتربان کا نام نافع تھا یہ نام اتنا پسند آیا کہ انہوں نے وہی سے تہیہ کیا کہ اگر اللہ نے دوسرا فرزند دیا تو اس کا نام نافع رکھے گا۔ مولانا مرحوم واقعی اسم با مسمیٰ ٹھہرے چہار دانگ عالم آپکی نفع و برکات پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ ۱۹۳۳ء میں آپ نے اپنے والد سے قرآن پاک حفظ کی تکمیل کرنے پر اپنے برادر بزرگ مولانا محمد ذاکر اور مولانا اللہ جوایا شاہؒ سے ابتدائی کتب میں استفادہ کیا۔ یاد رہے کہ آپ کے برادر اکبر مولانا محمد ذاکرؒ نے جو کہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری کے شاگرد خاص تھے۔ جھنگ کی سرزمین پر جامعہ محمدی شریف کے نام سے ایک بڑا مدرسہ قائم کرکے پورے علاقہ کو علم سے سیراب فرمایا۔ مولانا نافع نے اس مدرسہ میں تحصیل علم کے بعد فنون ومعقولات میں مولانا احمد چوکیروی، مولانا قطب الدین اچالوی، مولانا غلام رسول انی والے (گجرات)، مولانا اللہ بخش گدائی اور مولانا شیر محمد وغیرہم سے کسب فیض پایا۔ تکمیل علوم کیلئے دارالعلوم دیوبند کا رخ فرمایا۔ ۱۹۴۳ء میں وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد آپ سہ روزہ دعوت لاہور اور ماہنامہ ''الفاروق'' سے تحریر وتالیف کے سلسلے میں وابستہ ہوئے۔ رفتہ رفتہ آپ نے اس میدان میں قارئین کا ایک بڑا حلقہ پیدا کرلیا۔ فن مناظرہ میں اللہ تعالیٰ نے آپکو ید طولیٰ سے نواز رکھا تھا۔ دین کی نشر اشاعت کیلئے وعظ وتبلیغ کے لائن سے بھی مسلسل جڑے رہے آپکے کمالات میں تواضع، عاجزی، انکساری، ہمدردی، خیرخواہی، یتیم پروری، غرباء ومساکین اور بیوہ گان کی خبرگیری، راست گفتاری، سادگی، نفع رسانی، خداترسی، عزم واستقلال، صبر